سوال

ے میں(276تحقیقات

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ں محراب بنانا درست ہے۔ ااور ثبوت یہ دیتا ہے کہ مسجد نبوی میں بھی محراب ہے۔ بکر کہتا ہے کہ مسجدوں میں محرابیں بنانا بدعت ہے۔ کیوکہ یہ دوسری صدی ہجری میں رائج ہوئیں۔ اور یہ حدیث شریف پیش کرتا ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میری امت ہمیشہ بھلائی میں رہے گی۔ جب تک کہ وہ اپنی م

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یٰ کا محراب درمیان میں اس طرح کا ہوتا ہے۔ اس میں واعظ کھڑا ہو کر وعظ کہتا ہے۔ مساجد میں محراب ایسے نہیں ہوتے۔ لہذا حدیث مذکور ان محرابوں پر چسپاں نہیں ہے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ زمانہ رسالت میں محراب نہ تھے۔ جیسے مینار بھی نہ تھے۔ پس محراب مثل مینار کے مساجد کی محض علامت ہیں۔

محراب مسجد

یں بنانا درست ہے۔ بدعت نہیں جس امر کا ثبوت قرآن وحدیث سے پایا جاتا ہے۔ اس کو بدعت کہنا ناجائز ہے۔ برابر خیر القرون سے اس پر مسلمانوں کا تعامل چلا آتا ہے فَنَادَتْهُ الْمَلَٰئِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ (پارہ نمبر 3)

قال السدي المحراب المصلی۔ شریعت انبیاء سابقین کی شریعت ہماری ہے مگر ان امور میں جس کو قرآن وحدیث نے منسوخ کردیا۔ بے شک اس پر عمل کرنا جائز ہے۔ محراب کی ممانعت قرآنی آیت واحادیث رسول سے ثابت نہیں۔ آیت مذکورہ میں زکریا علیہ السلام کا فعل اللہ پاک نے زکر کیا۔ پس اس کا

"اخرج البيهقي في السنن الكبري ان طريق سعيد بن عبدالجبار بن وائل عن امه عن وائل بن حجر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خضر الی المسجد فدخل المحراب ثم رفع يديه بالتكبير الحديث"

ا شمس الحق صاحب مرحوم ''عون المعبود'' میں لکھتے ہیں قاله القاري المحاريب ن المحدثات ففيه نظر لان وجود المحراب زمن النبي صلی اللہ علیہ وسلم يثبت" من بعض الروايات اور اس پر حدیث مذکور بیہقی کی پیش کی ہے۔ وفي عون المعبود شرح ابي داود ومن ذهب الی الكراهة فعليه البينة ولايسمع كلام احد من غير دليل

، حنبلؒ اس کے مجوز ہیں۔ ''کشاف القناع'' فقہ حنبلیہ میں بھی اس کی اباحت موجود ہے۔ وہ یہ ہے۔

"ويباح اتخاذ المحراب فصا وقيس لايتاحب اوما اليه احمد واختار الاجري وابن عقيل يستبدل به الجاهلزا نتهي"

ف القضاع بھی اباحت بلکہ استحباب ثابت کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ نص سے ثابت ہے۔ اصطلاح علماء میں نص قرآنی آیات واحادیث کو کہتے ہیں۔ یعنی قرآن وحدیث سے محراب بنانا ثابت ہے۔ جن احادیث سے کراہت بعض لوگ ثابت کرتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

"وقد اخرج الطبراني والبيهقي عن ابن عمران النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال اتقواهذه المذابح يعني المحاريب واخرج ابن ابي شيبة في المصنف عن موسی الجهني قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتزال امتي بخير مالم يتخذوا في مساجدهم مذابح كمذابح النصاري"

،۔ اولاان کے راوی زکر کر کے ہر ایک کی توثیق ضروری ہے۔ جرح علت وخفیہ وغیرہ جو نقائص کہ سندوں وغیرہ میں واقع ہوتے ہیں۔ یا متن میں اس سے برائت لابد ہے۔ اور بیان راویوں کا زکران کی توثیق جو بذمہ مدعی ہے۔ مفقود ہے۔ ثانیا ممانعت مذابح کی ثابت ہوئی جو حجرے علیحدہ مسجد سے بنایا کرتے

وائل(424

ب محراب بنانا مسجدوں میں جائز ہے۔ اس کے عدم جواز پر کوئی دلیل نہیں۔ البتہ یہود ونصاریٰ کے طریق پر امام کے واسطے بصورت خاص محراب بنانا ناجائز ہے۔ واللہ اعلم (کتبہ ابو طاہر البہاری المدرس اول فی المدرسہ دار الحدیث الرحمانیہ الکائنہ فی بلاد دہلی۔) نقش محراب بنانا تو جائز ہے لیکن جیسا کہ آجکل اس،

سے اس وقت تک ثابت ہے۔ لہذا اس کو بدعت کہنا غلط ہے۔ سنن بیہقی کی روایت اس پر دال ہے۔ ہاں نصرانیوں کے گرجے کے مشابہ محراب بنانی منع ہے۔ مذابح کمذابح النصاریٰ سے ممانعت ثابت ہوئی اور مذابح کے معنیٰ مقاصیر کے ہیں۔ (کتبہ عبد السلام المبارکفوری)

الجواب صحیح۔ محمد عبد القدیر مدرس مدرسہ ریاض العلوم دہلی

س محراب بنانا جائز ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں (کتبہ عبد الرزاق مدرس اول مدرسلہ ریاض العلوم دہلی)

ں 231) (کتبہ محمد اسحاق الاوری مدرس دار الحدیث رحمانیہ دہلی)

ں جو محراب آجکل بنے ہوئے ہیں۔ وہ درست ہیں۔ جیسا کہ حدیث بہقی سے ثابت ہے۔ اس مسئلہ کی تحقیق عون المعبود میں موجود ہے۔ جو اس کو بدعت کہتے ہیں وہ غلط کہتے ہیں۔ (محمد یونس۔ مدرس مدرسہ حضرت میاں صاحب مرحوم پھاٹک حبش خان دہلی)

ح ہے۔ نفس محراب جو آجکل مساجد میں ہے جائز ہے۔ جن روایتوں میں ممانعت ہے وہ اہل کتاب کی مشابہت سے منع فرمایا ہے۔ جو اس محراب میں نہیں پائی جاتی۔ نصاریٰ کے معبد جا کر دیکھو ہر گز اس کے مشابہ نہیں پھر ممانعت اس محراب سے کیسی الغرض یہ محراب جائز ہے۔ ابو سعید محمد شرف الدین عف

ے مسجد میں بنانا جائز ہے۔ لیکن یہود ونصاریٰ کی طرح بڑا اور منقش مزین نہ ہو جیسا کہ آجکل گرجوں میں دیکھا جاتا ہے۔ اس کا ثبوت زمانہ قدیم سے چلا آتا ہے۔ احادیث میں مذکور ہے۔ اور اصحاب لغت بھی زکر کرتے آتے ہیں۔ مدت مدیدہ سے بغیر انکار کرنے کے (عبد الرحمٰن مدرس مدرسہ مسجد حاجی علی جان د

سلمانوں میں جو آجکل محراب مروج ہیں۔ وہ یہود ونصاریٰ کی طرح نہیں ہے۔ ہاں اگر مشابہت ہو تو البتہ بدعت ہے۔ ورنہ نہیں (محمد یوسف علی پیر بھومی)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد01ص474

محدث فتویٰ